بدکاری نہ کرنے پر مدینے کی قسم کھائی، مگر پھر بدکاری ہوگئی تو قسم کا کیا حکم ہے؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-12678

تاریخ اجراء: 24 جمادی الاخری 1444ھ / 17 جنوری 2023ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہندہ نے مدینہ پاک کی قسم کھائی کہ میں اب کبھی بدکاری نہیں کروں گی۔ مگر اس نے پھر سے بدکاری کر لی۔ اب معلوم یہ کرنا ہے کہ اس صورت میں ہندہ کے لیے کیا حکم ہو گا؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَایَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

استغفر اللہ! زنا، ناجائز و حرام، جہنم کا مستحق بنانے والا، بے حیائی پر مشتمل کام ہے۔ اس کی شدید مذمت قرآن و حدیث میں بیان ہوئی ہے۔ اس برے فعل سے بچنا ہر مسلمان پر شرعاً لازم و ضروری ہے، لہذا پوچھی گئی صورت میں ہندہ پر شرعاً لازم ہے کہ توبہ کے تمام تقاضے پورے کرتے ہوئے اس گناہ سے صدقِ دل سے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں توبہ کرے اور آئندہ اس گناہ سے باز رہے نیز ہر اس چیز سے دور بھاگے جو اس گناہ میں معاون و مددگار بنے۔

البتہ غیر خدا کی قسم شرعاً قسم نہیں، لہذا پوچھی گئی صورت میں جب وہ قسم منعقد ہی نہیں ہوئی تو اس کا کفارہ بھی ہندہ پر لازم نہیں ہو گا۔

زنا کی مذمت پر ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ”وَ لَا تَقْرَبُوا الزِّنٰۤى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَ سَآءَ سَبِیْلًا (۳۲)“ ترجمہ کنزالایمان: ”اور بدکاری کے پاس نہ جاؤ بے شک وہ بے حیائی ہے اور بہت ہی بُری راہ۔“ (القرآن الکریم: پارہ 15، سورۃ بنی اسرائیل، آیت 32)

زنا کی نحوست اور اس کی ہولناکی کا اندازہ درج ذیل احادیثِ مبارکہ سے لگائیے۔ جیسا کہ صحیح بخاری میں حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ایک طویل حدیث ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا:"رایتُ اللیلۃ رجلین اتیانی فاخذا بیدي فاخرجانی الی الارض المقدسۃ۔۔۔فانطلقنا الی ثقبٍ مثل التنّور اعلاہ ضیق واسفلہ واسعٌ یتوقّد تحتہ نارٌ فاذا اقترب ارتفعوا حتی کادوا ان یخرجوا فاذا خمدت رجعوا فیھا وفیھا رجال ونساء عراۃٌ فقلتُ: من ھذا؟ قالا:۔۔۔والذی رایتَہ فی الثقب فھم الزناۃ"یعنی میں نے رات کے وقت دیکھا کہ دو شخص میرے پاس آئے اور مجھے مقدس سر زمین کی طرف لے گئے(اس حدیث میں چند مشاہدات بیان فرمائے اُن میں ایک یہ بات بھی ہے)ہم ایک سوراخ کے پاس پہنچے جو تنور کی طرح اوپر سے تنگ ہے اور نیچے سے کشادہ، اُس میں آگ جل رہی ہے اور اُس آگ میں کچھ مرد اور عورتیں برہنہ ہیں، جب آگ کا شعلہ بلند ہوتا ہے تو وہ لوگ اوپر آجاتے ہیں اور جب شعلے کم ہو جاتے ہیں تو شعلے کے ساتھ وہ بھی اندر چلے جاتے ہیں(یہ کون لوگ تھے ان کے متعلق بیان فرمایا) یہ زانی مرد اور عورتیں ہیں۔(صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب ماقیل فی اولاد المشرکین، ج 01، ص 465، دار ابن کثیر، بیروت، ملتقطاً)

سننِ ابی داوٗد میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:"إذا زنی الرجل خرج منہ الإیمان کان علیہ کالظلۃ، فإذا انقطع رجع إلیہ الإیمان"یعنی جب مرد زنا کرتا ہے تو اُس سے ایمان نکل کر سر پر سائبان کی طرح ہو جاتا ہے، جب اِس فعل سے جدا ہوتا ہے تو اُس کی طرف ایمان لوٹ آتا ہے۔"(سنن ابوداؤد، کتاب السنۃ، باب الدلیل علی زیادۃ الایمان ونقصانہ، ج 4، ص 222، المکتبۃ العصریۃ)

سننِ ابی داوٗد ہی کی ایک دوسری حدیثِ پاک میں ہے:"عن أبي هريرة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال " واليدان تزنيان فزناهما البطش والرجلان تزنيان فزناهما المشي والفم يزني فزناه القبل
"ترجمہ: حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاتھ بھی زنا کرتے ہیں اور ان کا زنا حرام چیز کو پکڑنا ہے، پاؤں بھی زنا کرتے ہیں اور ان کا زنا حرام کی طرف چل کر جانا ہے اور منہ بھی زنا کرتا ہے اور اس کا زنا بوسہ لینا ہے۔(سنن أبي داود، کتاب النکاح، ج 2، ص 247، المکتبۃ العصریۃ)

سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ سے سوال ہوا کہ "سود کھانا اور جوا کھیلنا اور زانی وغیرہا سب فعل بد کا گناہ ایک برابر ہے یا نہ؟" آپ علیہ الرحمہ اس کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: **"یہ سب افعال حرام اور سخت کبائر ہیں، اور ان میں سے کسی فعل کا مرتکب مستحق نار وغضب جبار ہے پھر زنا کہ سخت خبیث کبیرہ ہے**۔۔۔۔۔۔اگر زنا میں حق العبد بھی

شامل ہے تو وہ سود اور جوئے دونوں سے بدتر ہے کہ سود اور جوئے کا اثر مال پر ہے اور زنا کا ناموس پر اور ناموس مال سے عزیز تر ہے۔“(فتاویٰ رضویہ، ج21، ص155-154، رضافاؤنڈیشن، لاہور، ملتقطاً)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم